بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشاعت خاص صد سالہ عرس امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ پر نقشبندی تصدیقات

حسام الحرمین اور مشائخ نقشبندیہ

مؤلف

غلام مصطفیٰ رضوی

زیر سرپرستی

تصویر نائب محدث اعظم پاکستان

صاحبزادہ پیر ابوالحسن محمد غوث رضوی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سمندری شریف (پاکستان)

اہتمام

محمد شرافت علی قادری رضوی

مہتمم: جامعہ حنفیہ کرول سمندری (پاکستان)

نام کتاب حسام الحرمین اور مشائخ نقشبندیہ

تالیف ...... غلام مصطفیٰ رضوی

پسند فرمودہ ...... امین فکر رضا پیر علامہ محمد حامد سرفراز قادری رضوی

خصوصی تعاون حافظ محمد سلیم قادری رضوی صاحب، ۴۶۸ گ۔ب

با اہتمام محمد شرافت علی قادری رضوی 0344-8672550

چیئرمین رشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری

تاریخ اشاعت ۲۵ صفر المظفر ۱۴۴۰ ہجری

صفحات ۱۶

تعداد ۱۱۰۰

پرنٹنگ سبحان کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز فیصل آباد 0301-7998928

ناشر رشد الایمان فاؤنڈیشن سمندری (پاکستان)

ملنے کے پتے

...... جامعہ حنفیہ ۴۳۷ کرول گ۔ب سمندری (پاکستان)

فون نمبر: 0344-8672550

...... ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل ۲۵ جاپان منشن ریگل صدر رضا چوک کراچی (پاکستان) 021-32725150

نوٹ: اِس کتاب کی پروف ریڈنگ انتہائی احتیاط سے کی گئی ہے اگر پھر بھی کوئی لفظی غلطی نظر آئے تو اطلاع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کی جا سکے۔

(ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسولِ گرامی وقار ﷺ کی ذاتِ اقدس سے مسلمانوں کا رشتہ رُوح کا ہے۔ ناموسِ رسالت کا مسئلہ ہر زمانے میں مسلمانوں کے مابین حساس رہا ہے اور جب بھی عقیدے کے اِس پہلو پر آنچ آئی مسلمان تڑپ اُٹھے۔ جانوں کا نذرانہ پیش کر کے رسولِ گرامی وقار ﷺ سے محبت وعقیدت واُلفت کا بھرپور اظہار کیا اور گستاخِ رسول کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر ہی دَم لیا۔ حفظِ ناموسِ رسالت کو ہر فرض سے اہم فرض جانا۔ علامہ ارشدالقادری لکھتے ہیں:

"حبِ رسول کی وارفتگی کا یہ رُخ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کسی گستاخ کے خلاف غم وغصہ اورنفرت وغضب کے اظہار کے سوال پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نشانے پر کون ہے؟ باہر کا ہو یا اندر کا جس نے بھی رسول کی شان میں گستاخانہ جسارت کا اظہار کیا مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کی تلوار اُس کے خلاف بے نیام ہوگئی...... علمائے دیوبند کے خلاف بھی ہمارے غم وغصہ کی سب سے بڑی بنیاد یہی ہے کہ اُن کے اکابر نے اپنی بعض کتابوں میں رسول محترم ﷺ کی شانِ اقدس میں سخت گستاخانہ کلمات استعمال کیے ہیں۔" (الصوارم الہندیہ ۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۶۔۷، مقدمہ)

علمائے دیوبند کی وہ کتابیں جن میں رسول کریم ﷺ کی جناب میں توہین صادر ہوئی، ان پر علمائے حق نے باز پرس کی اور ان عبارتوں سے باز آنے کی گزارش کی لیکن بجائے ندامت وتوبہ کے وہ ہٹ دھرمی کے ساتھ ان پر قائم رہے اور اپنی گستاخانہ عبارتوں کی بے جا تاویلیں کرتے رہے۔

ہندوستان میں وہابیت کا آغاز شاہ اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" سے ہوا۔ اس وقت اکابرینِ اسلام نے اس کا رد کیا۔ اس کتاب کی تعریف میں مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔"

چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں: "اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔"

(فتاویٰ رشیدیہ، مولوی رشید احمد گنگوہی، فرید بک ڈپو دہلی، س ن، ص ۷۸)

خانوادۂ مجدد الف ثانی کے چشم و چراغ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی "تقویۃ الایمان" سے متعلق لکھتے ہیں:

"حضرت مجدد (الف ثانی) کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ تک ہندوستان کے مسلمان دو فرقوں میں بٹے رہے: ایک اہلِ سنت وجماعت، دوسرے شیعہ۔ اب مولانا اسماعیل دہلوی کا ظہور ہوا، وہ شاہ ولی اللہ کے پوتے اور شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے بھتیجے

تھے۔ ان کا میلان محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف ہوا اور نجدی کا رسالہ "ردالاشراک" ان کی نظر سے گزرا اور انھوں نے اردو میں "تقویۃ الایمان" لکھی، اس کتاب سے مذہبی آزاد خیالی کا دور شروع ہوا، کوئی غیر مقلد ہوا، کوئی وہابی بنا، کوئی اہلِ حدیث کہلایا، کسی نے اپنے کو سلفی کہا، ائمہ مجتہدین کی جو منزلت تھی اور احترام دل میں تھا وہ ختم ہوا۔ معمولی نوشت وخواند کے افراد امام بننے لگے۔ اور افسوس اس بات کا ہے کہ توحید کی حفاظت کے نام پر بارگاہِ نبوت کی تعظیم واحترام میں تقصیرات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ یہ ساری قباحتیں ماہ ربیع الآخر ۱۲۴۰ھ کے بعد سے ظاہر ہونی شروع ہوئی ہیں۔ اس وقت کے تمام جلیل القدر علما کا دہلی کی جامع مسجد میں اجتماع ہوا اور ان حضرات نے بہ اتفاق اس کتاب کا رد کیا۔" (مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان، شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی، حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۶، ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء، ص ۹۔۱۰)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی "وہابیت" سے متعلق لکھتے ہیں:

"اس وقت اور ان اطراف میں "وہابی" متبع سنت اور دین دار کو کہتے ہیں۔"

(فتاویٰ رشیدیہ، فرید بک ڈپو دہلی، س ن، ص ۱۱۰)

"محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔"

(فتاویٰ رشیدیہ، فرید بک ڈپو دہلی، س ن، ص ۲۸۰)

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے۔"

(مرجع سابق)

شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی "وہابیت" کی "دیوبندی شاخ" سے متعلق لکھتے ہیں:

"جمادی الآخرہ ۱۳۱۷ھ میں حضرت حاجی (امداداللہ) صاحب رحلت فرمائے خلد بریں ہوئے۔ اب مولوی (اشرف علی تھانوی) صاحب کے واسطے راستہ صاف ہوا۔ ان پر نئی تحقیق کی راہیں کھل گئیں۔ سب سے پہلے انھوں نے علم غیب کے مسئلہ کو چھیڑا اور رسالہ "حفظ الایمان" لکھ کر بے حساب غلامانِ بارگاہِ رسالت کو ایذا پہنچائی۔ یہ واقعہ ۱۳۱۹ھ کے اوائل کا ہے۔" (مقاماتِ خیر ۱۳۹۲ھ، شاہ ابوالحسن زید فاروقی، شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۱۹۸۹ء، ص ۲۴۳)

حسام الحرمین:

علمائے حق نے اپنی ذمہ داری سمجھ کر علمائے دیوبند اور برصغیر میں پنپ رہے باطل عقائد پر شرعی گرفت کرتے ہوئے انھیں سمجھانے کی کوشش کی اور آخرت کا خوف دلایا۔ جب دیکھا کہ وہ جنبش کو تیار نہیں تو پھر ان کا شرعی مواخذہ کیا۔ ان علمائے ربانیین میں ایک نام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

قادری رحمۃ اللہ علیہ محدث بریلوی (ولادت ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء۔وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کا ہے۔آپ نے ان عقائد وگستاخیوں سے متعلق تنبیہ وتوبہ کی ترغیب کے بعد دینی ضرورت سمجھتے ہوئے علماے حرمین کی خدمت میں بلاکم وکاست گستاخانہ عبارتوں کو پیش کیا اور حکم شرع واضح کرتے ہوئے علماے حرمین سے تصدیق چاہی۔ اس کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ علامہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ) کی کتاب ''المعتقد المنتقد'' پر امام احمد رضا نے حاشیہ لکھا بہ نام ''المعتمد المستند''، اس کا خلاصہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دوسرے سفرحج ۱۳۲۳ھ میں علماے حرمین کی خدمت میں پیش کیا اور اس میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے فرقوں مثلاً قادیانی، نیچری، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد وغیرہم کے عقائد ذکر کیے۔جس پر ۳۳؍علماے حرمین نے مذکورہ فرقوں پر فتاویٰ کفر صادر فرمایا جس کی اشاعت ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' (۱۳۲۴ھ) کے نام سے ہوئی۔

فتاویٰ حسام الحرمین کی اشاعت عربی میں ہوئی جب کہ اردو اور انگریزی تراجم بھی ہندو پاک سے بار بار شائع ہو چکے ہیں اور ساری دُنیا میں ان کی مقبولیت ہے۔

الصوارم الہندیہ:

علماے حرمین کی تصدیقات ''حسام الحرمین'' کے نام سے شائع تھیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال (۱۳۴۰ھ) کے پانچ سال بعد ۱۳۴۵ھ میں مولانا حشمت علی خان قادری نے ان فتاویٰ پر علماومشائخ برِ صغیر کی تصدیقات لیں اور ان کی اشاعت ''الصوارم الہندیہ'' (۱۳۴۵ھ) کے نام سے کی۔ راقم کے پیشِ نظر ''الصوارم الہندیہ'' کا جو ایڈیشن ہے وہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور کا شائع کردہ ہے۔اس میں ۲۶۸؍تصدیقات موجود ہیں۔

ان سطور میں یہ بتانا مقصود ہے کہ فرق ہاے باطلہ کی تردید ومخالفت میں جہاں دوسرے سلاسلِ طریقت کے مشائخ وعلما کا اہم رول رہا ہے وہیں سلسلۂ مبارکہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ اکابر نے بھی اہلِ سنت کی اشاعت کے ساتھ ساتھ باطل عقائد کی کھلی مخالفت کی اور فتاوے وتصدیقات جاری کیں۔آج کل وہابی دیوبندی اپنی حقیقت چھپا کر ''منافقت'' سے کام لیتے ہیں اور کبھی نقشبندی، قادری یا چشتی کہلوا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو دیوبندی بنانے کی کوششیں کرتے ہیں، یہی حال ان کی تبلیغی جماعت کا بھی ہے۔اس ضمن میں سید اکرام حسین سیکری (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سیکر شریف میرپور سندھ) کے نام (مکتوب محررہ ۲۳؍دسمبر ۲۰۰۳ء میں) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی لکھتے ہیں:

''یہ آپ نے صحیح فرمایا کہ سلسلۂ نقشبندیہ میں وہابیہ دیوبندیہ داخل ہوگئے ہیں۔فقیر نے ''جہانِ امام ربانی'' میں اس کا ازالہ کیا ہے۔ بلکہ شروع ہی میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کر دیا ہے اور اپنے ابتدایے میں یہ واضح کیا ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ نے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (کی تعلیمات) کا استحصال کیا ہے اور دوسری طرف امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ''تعلیماتِ مجددیہ'' کو فروغ دیا۔'' (مکتوباتِ مسعودی،عبدالستار طاہر، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۲۰۰۵ء،ص ۶۷۔۶۸)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسام الحرمین'' کی اشاعت کروائی، جس پر علماے دیوبند کی طرف سے کفریہ عبارتوں کی تاویل کی کوشش میں ''المہند''(ازمولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی) شائع ہوئی۔اس کے حقائق کا پردہ چاک کرتے ہوئے شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی لکھتے ہیں:

> ''المہند نے حفظ الایمان کی عبارت کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے:''اس غیب سے مراد کیا ہے۔یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب، کوئی کیوں نہ ہو،پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی۔کیوں کہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو، زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔''اور اسی عبارت کو عربی جامہ پہنایا ہے۔ رسالہ حفظ الایمان میں جو عبارت ہے، یہ عاجز نقل کر چکا ہے۔ دونوں عبارتوں کے الفاظ میں بڑا فرق ہے۔ اور خرابی کی جڑ ''کلمۂ ایسا'' ہے کو معرب و مترجم صاحب نے حذف کر دیا ہے۔عبارت کو ان ہی الفاظ سے جو حفظ الایمان میں ہیں، نہ لکھنا اور خرابی کی جڑ کو حذف کرنا، ظاہر کر رہا ہے کہ خود معرب ومترجم کو پورا کھٹکا تھا کہ اگر وہی الفاظ بیان کیے گئے اور انھیں کو عربی کا لباس پہنایا گیا تو یقینا علماے کرام کی آرا موافقت میں نہیں آئیں گی۔''

(مقاماتِ خیر ۱۳۹۲ھ،شاہ ابوالحسن زید فاروقی،شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۱۹۸۹ء،ص ۲۴۵)

مشائخ نقشبندیہ اور اہلِ سنت:

مشائخ نقشبندیہ نے ہر دور میں عقائد ومعمولاتِ اہلِ سنت کی حفاظت کے لیے سرگرمی دکھائی اور فرق ہاے باطلہ کی تردید کی۔اہلِ سلسلہ کو فتنۂ وہابیہ سے باخبر کیا۔اس ضمن میں چند مثالیں ملاحظہ کریں:

(۱) مولانا محمد اسحٰق نقشبندی کے مشائخ میں حضرت حاجی دوست محمد نقشبندی قندھاری ہیں،آپ تحریر فرماتے ہیں: ''ولی کی علامت یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ اہل سنت والجماعت کے اعتقادات پر ثابت قدم ہو اور باقی سب اہلِ قبلہ یعنی شیعہ، وہابیہ، رافضیہ وغیرہ وغیرہ فرقوں کے اعتقادات سے دور رہتا ہو'' (تحفۂ ابراہیمیہ ؛مکتوباتِ مولانا دوست محمد قندھاری، اردو ترجمہ: محمد احمد،طبع زوار اکیڈمی کراچی جولائی ۱۹۹۸ء،ص ۹۳)

حضرت دوست محمد قندھاری نقشبندی؛ خان ملا خان کے نام مکتوب (محررہ ربیع الآخر ۱۲۸۱ھ)

میں لکھتے ہیں:

''عرض یہ ہے کہ دس رسالے جو فرقۂ وہابیہ کے اقوال وعقائد کے رد کرنے کے سلسلہ میں تحریر کیے گئے ہیں وہ اس فقیر کو دست یاب ہوئے ہیں۔ چنان چہ آپ کی خدمت میں ارسال کیے جارہے ہیں، ان شاء اللہ آپ کو مل جائیں گے۔ آپ کو چاہیے کہ ہمارے رسول اکرم ﷺ کے دینِ متین کی ترقی کے لیے ان رسالوں کو رائج کریں۔ فقیر دعا گو ہے کہ رب جلیل آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اللہ جل شانہٗ شریعت مطہرہ اور اہلِ سنت وجماعت کے عقائد پر سلامتی نصیب فرمائے۔'' (تحفۂ ابراہیمیہ؛ مکتوباتِ مولانا دوست محمد قندھاری، اردو ترجمہ: محمد احمد، طبع زوار اکیڈمی کراچی جولائی ۱۹۹۸ء، ص ۱۶۸۔۱۶۹)

وہابی فرقے کی تردید ومخالفت میں رسائل کی اشاعت کی ترغیب حضرت دوست محمد قندھاری نقشبندی نے ۱۲۸۱ھ میں دی اس وقت اعلیٰ حضرت کی عمر صرف ۱۰ رسال تھی۔ شیخِ نقشبندیت نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوے سے قبل ہی وہابیت سے بیزاری کا اظہار کیا۔

(۲) ۱۳۴۱ھ کے میلاد سے متعلق شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی لکھتے ہیں: ''میلاد شریف کے مخالف اور اس کو كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَة کہنے والے افراد جیسے مولوی اشفاق الرحمن اور صدر بازار دلی کے اہلِ حدیث جو اچانک آزمائش کے لیے اس مبارک محفل میں آگئے تھے اور یہی کہتے ہوئے گئے کہ بڑی بابرکت محفل تھی تو پھر نیک دل افراد پر اگر بعض حقائق کا اظہار ہو تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔''

(مقاماتِ خیر ۱۳۹۲ھ، شاہ ابوالحسن زید فاروقی، شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۱۹۸۹ء، ص ۳۸۱)

میلاد سے متعلق شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی کا یہ قول ہے کہ: ''ہم یہ مبارک محفل (میلاد) اس لیے منعقد کرتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو۔ آپ کی محبت اصلِ ایمان ہے۔ اس اصل ہی کو حاصل کرنے کے لیے اس مبارک محفل کا قیام کیا جاتا ہے۔''

(مقاماتِ خیر ۱۳۹۲ھ، شاہ ابوالحسن زید فاروقی، شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۱۹۸۹ء، ص ۴۴۳)

(۳) حضرت شاہ احمد سعید مجددی مہاجر مدنی فرماتے ہیں: ''مکہ مکرمہ کے یکتائے روزگار مفسر محدث مولانا عبداللہ سراج حنفی جن کے حلقۂ درس میں اس نومولود فرقہ (وہابیہ) کا سردار نہ صرف با زانوئے ادب حاضر ہوا کرتا تھا بلکہ آپ کی جامعیت کا معترف بھی تھا، نے بھی ۔قیام۔ کے مستحسن ہونے کا فتویٰ دیا ہے، آپ کا مُہر زدہ فتویٰ راقم (شاہ احمد سعید مجددی) کے پاس موجود ہے، جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔'' (اثبات المولد والقیام، شاہ احمد سعید مجددی، مترجم مولانا محمد رشید نقشبندی، مرکزی مجلس رضا لاہور اکتوبر ۱۹۸۰ء، ص ۳۰)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے فرزند گرامی حضرت شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی مہاجر مدنی قدس

سرہٗ فرماتے ہیں:

ولم يذكر احدا بالسوء الا الفرقة الضالة الوهابية لتحذير الناس من قباحة افعالهم واقوالهم

پھر اسی صفحہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں: وكان قدس سره يقول ادنى ضرر صحبتهم ان محبة النبي صلى الله عليه وسلم التي هي من اعظم اركان الايمان تنقص ساعة فساعة حتى لا يبقى منها غير الاسم والرسم فكيف يكون اعلاه فالحذر الحذر عن صحبتهم ثم الحذر الحذر عن رؤيتهم ۔اه فاحفظه (منه)

حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہٗ کسی کی برائی نہیں کرتے تھے سوائے وہابیہ کے گم راہ فرقہ کے، تاکہ لوگوں کو ان کے افعال واقوال کی قباحت سے ڈرائیں، حضرت فرمایا کرتے تھے کہ وہابیوں کی صحبت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی محبت جو ایمان کے بڑے ارکان میں سے ہے، لحظہ بہ لحظہ کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نام ونشان کے علاوہ کچھ بھی نہیں رہ جاتا، جب معمولی ضرر کا یہ حال ہے تو بڑے نقصان کا کیا عالم ہوگا؟ لہٰذا ان کی صحبت سے بچو، ضرور بچو، بلکہ ان کی صورت تک دیکھنے سے ضرور بالضرور اجتناب کرو۔ (محمد مظہر مہاجر مدنی، مولانا شاہ، المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ، مطبوعہ قزان ۱۸۹۶ء، ص ۱۷۶، تحقیق الفتویٰ، مقدمہ از علامہ عبدالحکیم شرف قادری، المجمع الاسلامی مبارک پور ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء، ص ۳۵۔۳۶)

نوٹ: مقاماتِ سعیدیہ، پہلے فارسی میں ۱۲۷۷ھ میں دلی کے اکمل المطابع میں چھپی، پھر عربی میں ۱۳۱۲ھ میں قزان میں چھپی۔

(مقاماتِ خیر ۱۳۹۲ھ، شاہ ابوالحسن زید فاروقی، شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۱۹۸۹ء، ص ۸۸)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی مہاجر مدنی کی وہ ذات ہے جن کے ذریعہ مالیگاؤں کے عظیم بزرگ مولانا محمد اسحٰق نقشبندی برکتی کا شجرۂ طریقت مجدد الف ثانی تک پہنچتا ہے۔

(۴) مولانا شاہ محمد معصوم مجددی ابن عبدالرشید (م ۱۳۴۱ھ) نے میلاد کے جواز پر ''احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام'' (تالیف ۱۳۰۵ھ) نام سے کتاب لکھی۔

آج کل سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کو ''دیوبندی'' بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حالاں کہ اکابرِ نقشبندیہ کے عقائد وہی تھے جن کی تصریحات امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی کتب وفتاویٰ میں ملتی ہیں، وہ بھی معمولاتِ اہلِ سنت پر کاربند تھے، بلکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے کافی پہلے جب وہابی تحریک کا آغاز ہوا اس وقت اکابرِ نقشبندیہ نے وہابیت کی تردید وبیخ کنی میں فتاوے صادر فرمائے، کتابیں تصنیف کیں، دیابنہ کے عقائد باطلہ اجاگر کیے۔ علما کی کتابوں پر تصدیقات ثبت کیں۔

اس تحریر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور فتاویٰ ''حسام الحرمین'' پر علما و مشائخ نقشبندیہ کی تصدیقات دکھانا مقصود ہے۔ اس لیے اسی رُخ سے نکات درج کیے جارہے ہیں۔

علما و مشائخ نقشبندیہ کی تصدیقات:

(۱) پیر جماعت علی شاہ نقشبندی: سلسلۂ نقشبندیہ کی عظیم و قدیم خانقاہ ''علی پور شریف'' کے بزرگ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری ''حسام الحرمین'' کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حسام الحرمین کے فتاویٰ حق ہیں اور اہلِ اسلام کو ان کا ماننا اور ان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص ان کو تسلیم نہیں کرتا وہ راہِ راست سے دور ہے، حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں جو شخص عمداً وسہواً بھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ توہین و تنقیص کا تقریراً یا تحریراً مرتکب ہو وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔'' (الصوارم الہندیہ ۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۵۵)

پیر جماعت علی شاہ نقشبندی محدث علی پوری کی اس تحریر پر مولانا محمد حسین (مہتمم مدرسۂ نقشبندیہ علی پور سیداں)، محمد کرم الٰہی بی اے، مولانا خان محمد وغیرہم کے دستخط ہیں۔

(۲) **مولانا دیدار علی الوری رحمانی نقشبندی:** مولانا دیدار علی الوری رضوی نقشبندی مجددی (سابق خطیب و مدرس مسجد وزیر خان لاہور) تحریر فرماتے ہیں: ''حسام الحرمین جو فتویٰ علمائے حرمین شریفین ہے، وہ سرتاپا حق و بجا ہے۔ اور جن اقوال پر فتویٰ دیا گیا ہے فریقین میں منصف کو ان کی کتابوں سے ان اقوال کو مطابق کر کے دیکھنا کافی ہے۔'' (الصوارم الہندیہ ۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۵۸)

اس پر مزید دستخط کنندگان میں مولانا سید فضل حسین نقشبندی مجددی گجراتی، سید عبدالرزاق نقشبندی مجددی حیدرآبادی، حاجی احمد نقشبندی شامل ہیں۔

(۳) حضرت قاضی فضل احمد نقشبندی مجددی لدھیانوی: حضرت قاضی موصوف تحریر فرماتے ہیں:

''تمام مسلمانانِ اہلِ سنت و جماعت کو کتاب مستطاب ''حسام الحرمین''' کے مندرجہ فتاویٰ کو مان کر ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔ اس کے سوا ایک دیگر کتاب ''تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل'' (تصنیف از مولانا غلام دستگیر قصوری ہاشمی نقشبندی مجددی) مصدقہ علما و مفاتی ائمہ اربعہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیماً میں بھی اسی طرح لکھا ہے جیسے کہ کتاب ''حسام الحرمین'' یہ بات طے شدہ ہے کہ عقائد واقوال مندرجۂ استفتا کلماتِ کفریہ ہیں۔'' (الصوارم الہندیہ ۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۶۸)

(۴) مفتی اعظم دہلی مفتی شاہ مظہر اللہ نقشبندی: مفتی شاہ مظہر اللہ نقشبندی مجددی (سابق شاہی امام

مسجد فتح پوری دہلی) لکھتے ہیں: ''اس عاجز کا یہ کہاں زہرہ کہ حضرات علمائے کرام حرمین شریفین کے مخالف جنبش لب کشائی کر سکے، ان حضرات نے جو کچھ فرمایا حق و واجب العمل ہے۔''
(الصوارم الہندیہ ۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۶۸)

مفتی صاحب کے فرزند پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی لکھتے ہیں: ''حضرت (مفتی محمد مظہر اللہ نقشبندی دہلوی م ۱۹۶۶ء) کے نقش قدم ہمارے سامنے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جن حضرات کی تکفیر فرمائی۔ حضرت قبلہ نے ''الصوارم الہندیہ'' میں اس کی تائید فرمائی اور مسلک کی علامت اور نشانی بن گئے۔ فقیر نے بھی یہی روش اختیار کی اور اغیار سے نہ کبھی مفاہمت کی اور نہ کسی کو یہ مشورہ دیا۔'' (مکتوباتِ مسعودی، عبدالستار طاہر، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۲۰۰۵ء، ص ۴۷۲۔۴۷۳)

(۵) مولانا نبی بخش حلوائی نقشبندی: پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی نقشبندی علی پوری کے خلیفہ مولانا نبی بخش حلوائی نقشبندی (م ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۵ء، مصنف تفسیر نبوی، بزبان پنجابی) مرید مولانا غلام دستگیر قصوری ہاشمی نقشبندی اپنی تصدیق میں لکھتے ہیں:

''جو شخص گنگوہی و تھانوی و دیوبندی مذکورین کا معتقد ہو وہ ضرور وہابی، کافر و مرتد ہے۔ اس کی کلمہ گوئی و قبلہ روئی وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں وہ **قولہ تعالیٰ و من الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الآخر وماھم بمومنین** کا مصداق ہو کر اہلِ اسلام سے خارج ہو گیا۔ گو بظاہر مسلمان کہلائے۔

دیوبندی علما آدم نما ابلیس ہیں۔ مسلمانوں کی بولی بول کر کافر بناتے ہیں۔'' (الصوارم الہندیہ ۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۷۵۔۷۶)

(۶) مولانا محمد ریحان حسین عمری مجددی: مولانا محمد ریحان حسین مجددی (مدرس: مدرسہ ارشاد العلوم رام پور) فرماتے ہیں: ''فتاویٰ حسام الحرمین یقینا قابلِ عمل ہے اور صحیح ہے۔'' (الصوارم الہندیہ ۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۷۷)

(۷) **مولانا محمد نور الحسین نقشبندی مجددی رام پوری: مولانا موصوف لکھتے ہیں:** ''حسام الحرمین میں جن علمائے حرمین شریفین اہل السنۃ والجماعۃ کے فتوے ہیں وہ حق اور صواب ہیں۔'' (الصوارم الہندیہ ۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۱۰۰)

(۸) **مولانا محمد معوان حسین مجددی رام پوری:** خانوادۂ مجدد الف ثانی کے فردِ فرید شاہ احمد سعید نقشبندی دہلوی کے شاگرد و مرید مولانا شاہ ارشاد حسین مجددی رام پوری کے فرزند مولانا محمد معوان حسین مجددی رام پوری (مدرسہ ارشاد العلوم) لکھتے ہیں:

''حسام الحرمین کے احکام حسبِ نقول صحیحہ معتبرہ لازم الاتباع ہیں۔'' (الصوارم الہندیہ

۱۳۴۵ھ، مرتب مولانا حشمت علی خان قادری، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، جنوری ۲۰۱۱ء، ص ۱۰۱)

یوں ہی دیگر علمائے سلسلۂ نقشبندیہ میں مولانا سید غیاث الدین بن مولانا سید غلام محی الدین نقشبندی (سورت)، مولانا محمد حسن عرب المدنی المغربی السنوسی القادری النقشبندی الفضل الرحمانی، مولانا فقیر محمد حسن فاروقی مجددی وغیرہم نے بھی فرق ہائے باطلہ وہابیہ دیابنہ کی تردید کی اور اہلِ سنت پر استقامت کی تلقین کی۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب ''الدولۃ المکیۃ'' پر نقشبندی تصدیقات:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے علم پاکِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر عربی زبان میں کتاب ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ'' لکھی۔ جس پر مشاہیر علمائے عالم اسلام نے تصدیقات لکھیں۔ اس میں مشائخ نقشبندیہ کی بھی ایک بڑی تعداد ہے جنھوں نے علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے موقف کی تائید وتصدیق کی:

(۱) مولانا شاہ عبدالغنی مجددی کے شاگرد شیخ عثمان بن عبدالسلام داغستانی (م ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء مدینہ منورہ) نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی کتب الدولۃ المکیۃ، حسام الحرمین و فتاویٰ الحرمین نیز تقدیس الوکیل (از مولانا غلام دستگیر قصوری ہاشمی نقشبندی) پر تقاریظ لکھیں۔ (تاریخ الدولۃ المکیۃ، عبدالحق انصاری، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۶)

(۲) مولانا شاہ عبدالغنی مجددی کے شاگرد مولانا محمود بن صبغۃ اللہ مدراسی نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی تصنیف الدولۃ المکیۃ پر تقریظ لکھی۔ آپ حضرت شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی ابن حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے مرید تھے۔

(تاریخ الدولۃ المکیۃ، عبدالحق انصاری، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۷)

(۳) شاہ بہاء الدین امروہوی نقشبندی شیخ نقشبندیت تھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے متعلق غلط فہمی میں مبتلا تھے۔ ۱۳۲۹ھ میں وہاں (مدینہ منورہ) جانا ہوا تو علمی محافل میں ''الدولۃ المکیۃ'' کا تذکرہ عام تھا۔ مولانا سید احمد علی رام پوری اور مولانا محمد کریم اللہ پنجابی سے ملاقات کے دوران علمائے ہند کا ذکر آیا تو آپ نے فاضل بریلوی کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ حسن اتفاق کہ فاضل بریلوی کی تصنیف ''تمہید ایمان بآیات قرآن'' پاس رکھی تھی جو آپ کو دکھائی گئی۔ بعد مطالعہ بہت ساکت رہے اور نادم ہوئے اور کہا کہ میں ہر سال بریلی میں اپنے مریدین کے ہاں جاتا ہوں مگر احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے بدظن تھا لہٰذا ان سے ملاقات نہیں کی۔ اس سال ضرور بریلی جا کر ان سے ملاقات کروں گا، اب صفائی ہوگئی جو بات سنی تھی غلط نکلی، والحمدللہ علی ذلک۔ آپ نے بھی الدولۃ المکیۃ پر تصدیق کی۔'' (تاریخ الدولۃ المکیۃ، عبدالحق

انصاری، بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال ۲۰۰۶ء، ص ۳۷-۴۷)

(۴) شیخ محمد سعید بن عبدالقادر نقشبندی بغدادی (۱۲۷۷ھ-۱۳۳۹ھ/ ۱۸۶۰ء-۱۹۲۰ء) سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ کے مرشد ہیں، تین کتابیں یادگار ہیں، ۱۳۱۲ھ میں سلطان ترکی کی دعوت پر استنبول کا سفر کیا اور ۱۳۲۶ھ میں سلطان کی خواہش پر عراق کے شہر سامرا میں مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس میں مدرس ہوئے۔ پھر بغداد میں مزارِ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ سے ملحق مسجد میں درس کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۳۳۶ھ میں خانقاہ خالدیہ بغداد کے سجادہ نشین ہوئے۔ (ملخصاً، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص ۱۲۷-۱۲۸)

آپ نے ''الدولۃ المکیۃ'' پر دو صفحات میں بزبانِ عربی تصدیق لکھی، جس میں ایک مقام پر فرماتے ہیں: ''میں نے اس رسالے (الدولۃ المکیۃ) پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ فاضلِ امام، فخرِ انام مولانا مولوی احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور بلند براہین پر مبنی ہے اور وہی اہلِ ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال کی مخالفت کرے وہ اہلِ کفر وطغیان میں ہے۔''

(امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اور عالم اسلام، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی، ادارۂ مسعودیہ کراچی ۲۰۰۰ء، ص ۱۹۳۔ عربی تصدیق کے قلمی نسخے کا عکس اسی کتاب کے ص ر ۱۴۷-۱۴۸ پر موجود ہے۔)

(۵) شیخ محمد یحییٰ بن رشید قلعی نقشبندی دمشقی (م ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۲ء) جو عثمانی فوج میں مفتی کے منصب پر فائز تھے؛ نے ''الدولۃ المکیۃ'' پر تصدیق تحریر کی، لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مؤلف (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے جمع فرمائے۔'' (امام احمد رضا اور عالم اسلام، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی، ادارۂ مسعودیہ کراچی ۲۰۰۰ء، ص ۳۳۔ عربی تصدیق کے قلمی نسخے کا عکس اسی کتاب کے ص ر ۱۴۰ پر موجود ہے۔)

مزید جستجو کی جائے تو فروغِ اہلِ سنت کے لیے نقشبندی تعلیمات اور مشائخ نقشبندیہ کے کافی اقوال مل جائیں گے۔ اس پہلو سے راقم کی ایک کتاب ''مشائخ نقشبندیہ: عقائد وافکار'' جلد ہی شائع ہوگی۔ جس میں باطل فرقوں کے استیصال میں علما و مشائخ نقشبندیہ کا کردار اور عقائد و معمولاتِ اہلِ سنت کے تحفظ کے لیے علمی وعملی و تحریری خدمات پر صراحت و وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کے اندر درجنوں ملفوظات ایسے درج کیے ہیں جن میں وہابیہ سے بچنے کی تلقین وتاکید ہے اور سلسلۂ نقشبندیہ کی اصل تعلیمات جو مسلک اہلِ سنت کے مطابق ہیں پر سختی سے گامزن رہنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ اسی طرح اس میں ''دیوبندیت'' کے نقشبندی تعلیمات سے انحراف پر شواہد ودلائل پیش کیے گئے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں مسلک اہلِ سنت (جسے شناخت کے لیے مسلکِ اعلیٰ حضرت بھی کہا جاتا ہے) پر

استقامت عطا فرمائے اور مشائخ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ ؎

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

مشائخ مولانا محمد اسحٰق نقشبندی برکتی

مولانا محمد اسحٰق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۸ء) کے پیرانِ کرام میں مجدد الف ثانی کے خانوادے کے چشم و چراغ مجاہد آزادی مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی مہاجر مدنی (وصال ۱۲۷۷ھ) بڑے مشہور بزرگ گزرے ہیں۔آپ نے اکابر اہلِ سنّت میں مولانا شاہ فضل امام خیرآبادی (والد ماجد علامہ فضل حق خیرآبادی) وسراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی و علامہ شاہ فضل رسول بدایونی جیسے علما سے علم حاصل کیا۔ جب اسماعیل دہلوی نے وہابیت کی اشاعت کا آغاز کیا تو آپ نے اس فرقے کی بدعقیدگی سے مسلمانوں کو باخبر کرنے کے لیے کئی کتابیں تصنیف کیں۔وہابی عقائد و افکار کی تردید میں لکھی جانے والی درج ذیل کتابوں پر تصدیقات وتقریظات تحریر کیں:

(۱) تحقیق الفتویٰ از علامہ فضل حق خیرآبادی،
(۲) ''المعتقد المنتقد'' (۱۲۷۰ھ) از علامہ فضل رسول بدایونی (عربی)
(۳) فصل الخطاب، از علامہ فضل رسول بدایونی
(۴) تاریخی فتویٰ، از علامہ فضل رسول بدایونی
(۵) ''غایۃ المرام'' (میلاد پر علماے رام پور و دہلی و بریلی کے فتاویٰ کا مجموعہ)

ثانی الذکر کتاب پر بعد کو ''المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد'' (۱۳۲۰ھ) کے نام سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ قلم بند کیا جو مصر و پاک و ہند سے چھپ چکا ہے۔اس کا اردو ترجمہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چشم و چراغ تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری ازہری نے کیا ہے۔

آپ کے پوتے حضرت شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی سے مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا میرٹھ میں مباحثہ ہوا تھا؛ جس میں اہانت رسالت والی عبارتوں پر تھانوی صاحب لاجواب ہو گئے تھے۔ جس کی تفصیلات حضرت شاہ ابوالخیر کے صاحب زادے شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی نے ''بزم خیر از زید در جواب بزم جمشید'' میں جمع کردی ہیں اور دیوبندی مکر کا پردہ چاک کیا ہے، نیز گستاخانہ عبارتوں کی قباحتوں پر مدلل لکھا ہے۔

حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی کی درج ذیل تصانیف وہابیت کے رد میں لکھی گئی ہیں:

(۱) سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو مطبوعہ)

(۲) الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف (فارسی)
(۳) اثبات المولد والقیام (عربی مطبوعہ)
(۴) تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ المسائل الاربعین (فارسی مطبوعہ)

حضرت حاجی دوست محمد قندھاری نقشبندی (وصال ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء) حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے خلیفہ و جانشین تھے،سلسلۂ نقشبندیہ کی اشاعت خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی صوبہ سرحد سے دور دور تک کی۔آپ نے وہابی تحریک سے اہل سلسلہ کو بچانے کے لیے اپنے ملفوظات ومکتوبات میں بہت تاکید کی ہے،مولوی عبداللہ کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

''آنے جانے والوں سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی غیاث الدین وہابی فرقہ کے مسائل کے معتقد ہیں اور لوگوں کے سامنے ان ہی مسائل کو بیان کرتے ہیں۔ چنان چہ آپ کو تحریراً تاکید کی جاتی ہے کہ وہابی مسائل سے نفرت کریں اور دل سے اسماعیلیہ (اسماعیل دہلوی، مصنف از تقویت الایمان) فرقۂ وہابیہ سے بیزار رہیں۔'' (تحفۂ ابراہیمیہ؛مکتوباتِ مولانا دوست محمد قندھاری، اردو ترجمہ: محمد احمد،طبع زوار اکیڈمی کراچی جولائی ۱۹۹۸ء،ص ۱۹۲)

حضرت دوست محمد قندھاری تحریر فرماتے ہیں: ''ولی کی علامت یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ اہلِ سنّت وجماعت کے اعتقادات پر ثابت قدم ہو اور باقی سب اہلِ قبلہ یعنی شیعہ، وہابیہ، رافضیہ وغیرہ وغیرہ فرقوں کے اعتقادات سے دور رہتا ہو۔''

(تحفۂ ابراہیمیہ؛مکتوباتِ مولانا دوست محمد قندھاری، اردو ترجمہ: محمد احمد،طبع زوار اکیڈمی کراچی جولائی ۱۹۹۸ء،ص ۹۳)

آپ کے خلیفہ وجانشین حضرت مولانا محمد عثمان دامانی مجددی ہوئے، جنھوں نے اہلِ سنّت کی زبردست اشاعت کی۔آپ کے ملفوظات،مکتوبات میں وہابیہ کی فتنہ پردازیوں پر کافی مواد موجود ہے، جس کا تجزیہ ایک مقالے میں پیش کیا جائے گا۔آپ کے ہی ہاتھوں پر مولانا محمد اسحٰق نقشبندی برکتی کے مرشدِ گرامی مولانا برکت علی شاہ نقشبندی نے بیعت کی۔

آپ کے بعد مولانا سراج الدین مجددی جانشین وسجادہ ہوئے۔آپ بھی اسلاف کے مسلک پر قائم و گامزن تھے۔ایک مقام پر بدعت سے متعلق لکھتے ہیں: ''علما نے پانچوں قسم کی بدعات کی تصریح فرمائی ہے جو ان کا انکار کرتا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ وہابی عقائد رکھتا ہے۔'' (تحفۂ زاہدیہ،زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی ۲۰۰۰ء)

اس قسم کے درجنوں ارشادات ہیں جن میں وہابیہ کے مکر سے بچنے کی ترغیب اہل سلسلہ کو دی ہے۔ انھیں کے خلیفہ مولانا برکت علی شاہ نقشبندی تھے جن سے مولانا محمد اسحٰق نقشبندی برکتی نے حصول بیعت واخذ فیض کیا اور یہیں سے معرفت کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔

موضع چک جادی ضلع گجرات پنجاب میں ۳/ ۴/اپریل ۱۹۲۳ء کو غیر مقلدوں سے مسئلۂ تقلید شخصی پر مناظرہ ہوا۔ مناظرِ اہلِ سنّت مولانا کرم الدین دبیر (چکوال جہلم پنجاب) اور مولانا محمد عبدالعزیز تھے، وہابی مناظر مولوی ثناء اللہ امرت سری، مولوی ابراہیم سیالکوٹی تھے۔ وہابیہ کو سخت ذلت اُٹھانی پڑی۔ اس کی مختصر روداد مولانا برکت علی شاہ و سید ثابت علی شاہ گیلانی حنفی چشتی کی طرف سے اسی دور میں شائع ہوئی۔ راقم کے پاس اس کی اسکین ہے۔ پیش نظر نسخہ بنام "مناظراتِ ثلٰثہ" مطبوعہ مسلم پریس لاہور میں اس کی روداد ص ۳۲/تا ۳۶/ پر موجود ہے، ص ۳۶/ پر مولانا برکت علی شاہ کا نام مذکور ہے۔ مولانا کرم الدین دبیر (چکوال جہلم) نے "حسام الحرمین" (از اعلیٰ حضرت) میں وہابی دیوبندی فرقے کی گستاخیوں سے متعلق حکمِ کفر پر تقریظ لکھی ہے۔

اس عنوان پر راقم کی ایک کتاب ۱۰۰/ سے زائد دلائل سے آراستہ منظر عام پر آئے گی جس میں عقائد و معمولاتِ اہلِ سنّت کے تحفظ میں مشائخِ نقشبندیہ کے افکار، ارشادات، ملفوظات، مکتوبات سے مواد پیش کیا گیا ہے اور وہابی فتنے سے امت کو بچانے کی تگ و دو و کاوشات بھی ذکر کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ نگاہوں کو خیرہ کرے گا۔ دیوبندی فرقے نے تاریخ گری کرتے ہوئے مولانا محمد اسحٰق نقشبندی کو "وہابی" باور کرانے کی کوشش کی حالاں کہ ان کے مشائخ کرام، مرشدانِ طریقت اسی مسلک پر تھے جسے اہلِ سنّت کہا جاتا ہے اور سبھی مشائخ فتنۂ وہابیہ سے نفرت کرتے تھے اور اہلِ سلسلہ کو ان کے مکروفریب سے آگاہ و باخبر بھی کیا کرتے تھے۔